لکی ڈرا کے ذریعے عمرہ کرنا کیسا؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ لکی ڈرا کے ذریعے عمرہ کرنا یا کرانا کیسا ہے؟ عوام میں اب عام ہوتا جارہا ہے کہ 100 روپے کی چیز خریدیں اور کوپن لیجیے، پھر ڈرا کے ذریعے جس کا کوپن نکل آئے اُسے انعام کے طور پر عمرہ کی ٹکٹ یا کوئی اور چیز دی جاتی ہے، کیا یہ جائز ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

لکی ڈرا کے ذریعے عمرہ کرنے کرانے کے جائز یا ناجائز ہونے کا مدار اس کے طریقہ کار پر ہے، اگر اس میں کوئی غیر شرعی طریقہ نہ ہو تو شرعاً جائز ہوگا، ورنہ نہیں۔ سوال میں جو طریقہ بیان کیا گیا ہے، اگر اس میں مخصوص خریداری کر لینے کے بعد کوپن خریدنا نہ پڑے بلکہ خریدی ہوئی چیز کے ساتھ مفت مل جائے، تو کوپن کو قرعہ اندازی میں شامل کر کے عمرے کا ٹکٹ یا کوئی اور انعام دینا، لینا شرعاً جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں لیکن عام طور پر ہر لکی ڈرا میں ایسا نہیں ہوتا، بلکہ بعض میں خریداری کرنے کے بعد الگ سے کچھ رقم دے کر کوپن بھی خریدنا پڑتا ہے، یونہی بعض طریقہ کار میں اسکیم کے تحت کچھ مخصوص رقم جمع کروانے پر قرعہ اندازی میں نام شامل کیا جاتا ہے، اس کے بعد قرعہ اندازی ہوتی ہے اور اُس میں جن کا نام آتا ہے ان کو تو عمرے کی ٹکٹ یا کوئی چیز بطور انعام مل جاتی ہے جبکہ بقیہ لوگوں کی رقم ضائع ہو جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ طریقہ کار جوئے پر مشتمل ہے جو کہ بلاشبہ ناجائز و حرام ہے، اس کی ہرگز اجازت نہیں۔

جوئے کے ناجائز و حرام اور بہت بڑے گناہ ہونے کے بارے میں رب تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

”یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا“

ترجمہ کنزالعرفان: آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تم فرمادو: ان دونوں میں کبیرہ گناہ ہے اور لوگوں کیلئے کچھ دنیوی منافع بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔ (پارہ 02، البقرۃ: 219)

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ“

ترجمہ کنزالعرفان : اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (پارہ 07، المائدۃ : 90)

مسند احمد کی حدیث پاک ہے :

”عن ابن عباس، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن اللہ حرم علیکم الخمر والمیسر والکوبۃ وقال کل مسکر حرام“

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا اور کوبہ (ڈھول) حرام کیا اور فرمایا : ہر نشے والی چیز حرام ہے۔ (مسند احمد، جلد 4، صفحہ 381، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

تبیین الحقائق میں ہے :

”القمار من القمر الذی یزداد تارۃ، وینقص اخری، وسمي القمار قمارا لان کل واحد من المقامرین ممن یجوز ان یذھب مالہ الی صاحبہ، ویجوز ان یستفید مال صاحبہ۔۔۔وھو حرام بالنص“

ترجمہ : قمار قمر سے مشتق ہے، جو کبھی بڑھتا ہے اور کبھی کم ہوتا ہے، قمار کو قمار اس لیے کہا جاتا ہے کہ جوئے بازی کرنے والوں میں سے ہر ایک کیلئے یہ امکان ہوتا ہے کہ اس کا مال، دوسرے کے پاس چلا جائے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ دوسرے کا مال حاصل کرلے، اور یہ نص کی وجہ سے حرام ہے۔ (تبیین الحقائق، جلد6، صفحہ 227، مطبوعہ قاہرۃ)

مجلس افتا (دعوت اسلامی) کی کتاب بنام ”جوئے کی رائج صورتیں اور احکام“ میں ہے : ”عمرہ کے ٹکٹ، بغداد شریف یا اجمیر شریف حاضری وغیرہ مختلف مقدس ناموں سے قرعہ اندازی کی جاتی ہے اور سو روپے یا اس سے کچھ کم، زیادہ رقم فی پرچی وصول کی جاتی ہے اور یہ طے ہوتا ہے کہ پرچی میں جس کا نام نکل آیا، اُسے عمرہ وغیرہ کا ٹکٹ دیا جائے گا اور جن کا نام نہ نکلا، ان کی رقم ضائع ہوگئی یعنی واپس نہیں کی جائے گی، یہ بھی جوئے کی صورت ہے، کیونکہ ہر حصہ لینے والے شخص کے متعلق یہ امکان ہے کہ جیتنے کی صورت میں عمرہ وغیرہ کے ٹکٹ کے طور پر دوسروں کا مال اس کے پاس آجائے گا اور ہارنے کی صورت میں اپنی رقم دوسرے کے پاس چلی جائے گی۔ نیز جوا کے باوجود عمرہ کمیٹی وغیرہ کے مقدس نام پر ایسا کام کرنا اور زیادہ شنیع و قبیح ہے کہ اس پُر فریب نام کے دھوکے میں مبتلا ہوکر سادہ لوح عوام جوئے

والے پہلو سے غافل ہو جاتی ہے اور ثواب کا کام سمجھتے ہوئے شمولیت اختیار کر لیتی ہے، لہذا یہ جوا کی دیگر صورتوں سے زیادہ بری ہے۔

فتاوی بحر العلوم میں ہے: "(قرعہ اندازی میں نام نکلنے والے کے لیے) معاوضہ میں روپے کی جگہ سامان یا حج و زیارت رکھنا یا اس کا نام انعام رکھ دینے سے شے کی حقیقت نہیں بدلے گی۔ جوئے میں یہی ہوتا ہے کہ زائد رقم کی امید میں ہر آدمی اپنی رقم لگاتا ہے، مگر پوری رقم وہ لیتا ہے جس کا پانسہ آتا ہے۔" (جوئے کی رائج صورتیں اور احکام، صفحہ 52، مجلس افتا (دعوت اسلامی))

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-873

تاریخ اجراء: 10 ربیع الاول 1446ھ/04 ستمبر 2025ء